

۷۔ **شرح :** جنت میں ہمیں بہت سی نعمتیں ملیں گی۔ ہر قسم کے پھلوں اور دوسری نعمتوں کے علاوہ چار قسم کی ہنروں کا ذکر تو خود قرآن مجید میں ہے، مثلاً پانی کی ہنریں، جو بگڑتا نہیں، دودھ کی ہنریں، جس کا مرزہ نہیں بدلتا، صاف کیے ہوئے شہد کی ہنریں اور شراب کی ہنریں، جو پیئے والوں کے لیے لذت کا باعث ہوں گی۔ مرزا فرماتے ہیں کہ بہشت کی عام نعمتوں میں سے جس نعمت کی بدولت ہمیں یہ عزیز ہے، وہ شراب کے سوا کیا ہے، جو پھول کی طرح سرخ ہو اور اس سے مُشک کی لپٹیں آئیں، لَذَّةٌ لِلشَّارِبِينَ۔

۸۔ **شرح :** میں شراب کے دو چادر مثکے دیکھ لوں تو پینا شروع کروں۔ یہ صراحی، پیالہ، کوڑہ اور سب کو کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ اتنی بھڑکی شراب دیکھ کر میرے دل میں پینے کا شوق جوش زن ہو سکتا ہے؟

۹۔ **شرح :** اول تو ہم صنعت سے اس حالت کو پہنچ گئے کہ بات کرنے کی تاب نہ ہواں ہی نہ رہی اگر کچھ کہ بھی سکتے ہوں تو کس اُمید پر کہیں کہ ہماری آرزو کیا ہے؟

گویا محبوب نے عمر بھر تو بات نہ پوچھی، یہاں تک کہ ہماری زندگی کا آخری وقت آگیا اور بولنا بھی مشکل ہو گیا۔ اب بھی حرفِ مطلب زبان پر لائیں تو اُمید کیا ہے کہ وہ توجہ سے سنا جائے گا؟

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں:

”اُن رے ضبط کہ آرزو میں کام تمام ہو گیا، طاقتِ گفتار تک باقی نہ رہی، مگر کبھی زبان سے حرفِ شوق نہ نکلا۔ ہائے نا اُمیدی! جس نے عرضِ مطلب کا خون کر کے دل کی دل ہی میں رہنے دی۔“

۱۰۔ **شرح :** غالب کو بادشاہ کا مصاحب بنا لیا گیا ہے اور اس عزت پر

وہ اتراتا پھرتا ہے، ورنہ شہر میں اسے کون پوچھتا ہے؟

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں: ”شاعروں کے لیے ذرے کو آفتاب، قطرے کو